عقیدہ ختم نبوت

اور یومِ تحفظِ ختم نبوت

شیخ طریقت متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

عقیدہ ختم نبوت قرآن کریم سے ثابت ہے: 4

عقیدہ ختم نبوت احادیث سے ثابت ہے: 5

عقیدہ ختم نبوت اجماع سے ثابت ہے: 8

پاکستان کی قومی اسمبلی نے آئینی طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دیا: . 11

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے انبیاء ورسل علیہم السلام کا جو سلسلہ شروع فرمایا تھا اس کا اختتام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پر فرمایا۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی کا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی طرف سے جو انبیاء ورسل کی تعداد متعین تھی وہ تعداد حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے سے پوری ہو چکی ہے اب کسی ایسے نبی کی نبوت کا قائل ہونا جس سے تعداد میں اضافہ ہو یہ ختم نبوت کے عقیدہ کے منافی ہے اور کفر ہے۔

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اگر اس پر ایمان نہ ہو یا اس میں تردد ہو تو ایسا شخص کسی طور مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر بے حد شفیق و مہربان تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد آنے والے اہم فتنوں سے امت کو آگاہ فرمایا، ان سے بچنے کی صورتیں ارشاد فرمائیں، امت کی راہنمائی کے لئے صحابہ کرام بالخصوص خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے طریقے پہ چلنے کا حکم فرمایا، نئے پیش آنے والے مسائل میں فقہاء عظام اور علماء کرام کی طرف رجوع کا حکم دیا۔

قرب قیامت پیش آنے والے حالات سے امت کو آگاہ فرمایا۔ حضرت امام محمد مہدی کے پیدا ہونے، نام، والدہ کا نام، خلافت وغیرہ کے بارے بتایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا، دجال کو قتل کرنا، یہودیت وعیسائیت کو ختم کر کے اسلام کو دنیا میں غالب کرنا، نکاح کرنا، روضہ رسول پہ حاضر ہو کے

سلام عرض کرنا،وفات اور ان کے جائے مدفن وغیرہ کو تفصیل سے بیان فرمایا جن کا تذکرہ احادیث صیحہ میں موجود ہے۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی راہنمائی کے لئے یہ سب کچھ کیا لیکن کسی ایک حدیث میں بھی اشارتاً یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد فلاں نام کا آدمی فلاں علاقے میں فلاں زمانہ میں نبی بن کر آئے گا جس پہ ایمان لانا ضروری ہو گا بلکہ اس کے برعکس جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے آگاہ فرمایا کہ کچھ لوگ خود کو نبی سمجھیں گے حقیقت میں وہ کذاب اور دجال ہوں گے۔ جس سے صراحتاً ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی تاویل و تخصیص کے اللہ تعالیٰ کے آخری نبی مرسل ہیں آپ کے بعد کسی قسم کی نئی نبوت کی قطعاً ضرورت نہیں ہے اس لیے جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئی نبوت کا دعویٰ کرے تو اس کا اسلام سے بالکل تعلق نہیں۔ اس حوالے سے چند دلائل ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ عقیدہ ختم نبوت پر ایمان مضبوط رہے۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن کریم سے ثابت ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾

سورۃ الاحزاب، رقم الآیۃ:40

ترجمہ: (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت احادیث سے ثابت ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُوْنَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔

صحیح البخاری، باب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:3535

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے ہوئے سنا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسے ہے جیسے ایک شخص نے بہت ہی خوبصورت مکان بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کی خوبصورتی کو دیکھنے کے لیے اس کے گرد چکر لگانے لگے اور تعجب سے کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہیں لگا دی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نبوت والے محل کے کونے میں چھوٹی ہوئی آخری اینٹ ہوں اور نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ۔

صحیح البخاری، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، رقم الحدیث:3455

ترجمہ: قوم بنی اسرائیل کی راہنمائی ورہبری ان کے انبیاء کرام علیہم السلام فرمایا کرتے تھے جب بھی ان انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کوئی نبی وفات پا جاتے تو ان کی جگہ دوسرے نبی تشریف لے آتے اور میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا البتہ امت کی رہبری کے لئے بڑی تعداد میں خلفاء ہوں گے۔

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي۔

صحیح البخاری، باب غزوۃ تبوک وھی غزوۃ العسرۃ، رقم الحدیث:4416

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کی طرف تشریف لے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ علی! آپ مدینہ میں رہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جائیں گے ؟تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا آپ اس بات پہ راضی نہیں کہ آپ کا تعلق مجھ سے ایسے ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ (ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے) لیکن میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ۔

جامع الترمذی، باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات، رقم الحدیث:2272

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسالت اور نبوت کا سلسلہ یقیناً ختم ہو چکا ہے۔ اس لیے میرے بعد نہ کوئی صاحبِ شریعت رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نیا نبی آئے گا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِيْ أَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ۔

جامع الترمذی، باب ماجاء فی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:2840

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں: میں محمد ہوں، احمد ہوں، میں ماحی ہو کہ اللہ میرے ذریعے کفر مٹادیں گے، میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائیں جائیں گے اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم رحمہ اللہ (م:405ھ) نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ایک طویل حدیث نقل کی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لمبے خطبہ کا ذکر ہے اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے فتنے کا ذکر کیا۔ اس میں ایک جملہ یہ بھی فرمایا:

وَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ

المستدرک علی الصحیحین حدیث نمبر 8620

میں انبیاء میں سے آخری نبی ہوں میرے بعد نیا نبی نہیں اور تم امتوں میں سے آخری امت ہو تمہاری بعد کوئی امت نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِيْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ

کنز العمال ج12 ص121 کتاب الفضائل، رقم الحدیث:34994

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد؛ انبیاء میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں سے آخری نبی کی مسجد ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلاَثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي.

جامع الترمذی باب ماجاء لا تقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون، رقم الحدیث:2219

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں تیس ایسے کذاب پیدا ہوں گے جو خود کو نبی سمجھیں، نبوت کا دعویٰ کریں گے جبکہ میں آخری نبی ہوں میرے کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

عقیدہ ختم نبوت اجماع سے ثابت ہے:

امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ (م:505ھ) فرماتے ہیں:

اِنَّ الْاُمَّةَ فَهِمَتْ مِنْ هٰذَا اللَّفْظِ وَمِنْ قَرَائِنِ اَحْوَالِهٖ اَنَّهٗ اَفْهَمَ عَدَمَ نَبِيٍّ بَعْدَهٗ اَبَدًا... وَاَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِ تَاْوِيْلٌ وَلَا تَخْصِيْصٌ فَمُنْكِرُ هٰذَا لَا يَكُوْنُ اِلَّا مُنْكِرَ الْاِجْمَاعِ.

الاقتصاد فی الاعتقاد: ص123

ترجمہ: امت کے تمام اہل اسلام نے قرآن میں مذکور لفظ (خاتم النبیین) سے

یہی عقیدہ سمجھا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نیا نبی ہو گا اور نہ ہی کوئی نیا رسول ہو گا اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں لہٰذا اس کا منکر اجماع کا منکر ہو گا۔

فائدہ: یہاں تاویل و تخصیص والی بات کا مطلب یہ ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا کوئی اور معنی مراد نہیں لیا جاسکتا ہے۔

امام ابو الفضل عیاض بن موسیٰ مالکی رحمہ اللہ (م:544ھ) فرماتے ہیں:

لِاَنَّهُ اَخْبَرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه خاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَانَبِيَّ بَعْدَهُ وَاَخْبَرَ عَنِ اللهِ تَعَالٰى اَنَّه خاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاَنَّهُ اُرسِلَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ واَجمعتِ الاُمَّةُ علىٰ حَمْلِ هٰذَا الْكَلَامِ عَلٰى ظَاهِرِه واَنَّهُ مَفْهُومهُ الْمُرَادبه دُونَ تَاوِيل وَلَا تَخْصِيص فَلَا شَكَّ فِي كُفْرِ هٰؤُلاء الطَّوَائِفِ كُلِّهَا قَطْعًا اِجْمَاعاً وَسَمْعاً.

الشفا بتعریف حقوق المصطفی فصل فی بیان ماھو من المقالات کفر

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے یہ فرمایا ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں اور یہ کہ آپ کو تمام انسانیت کا نبی بنا کر بھیجا گیا اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ اس کلام سے جو ظاہری معنی سمجھ میں آرہا ہے وہی مراد ہے اس کے علاوہ کوئی اور معنی مراد لینے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ اس لیے جو شخص اس (عقیدہ ختم نبوت) کا انکار کرے اس کے کافر ہونے میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔

امام احمد بن محمد ابن حجر مکی رحمہ اللہ (م:974ھ) فرماتے ہیں:

مَنِ اعْتَقَدَ وَحْيًا مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَافِرًا

بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

الفتاوی الفقھیۃ الکبریٰ ج4 ص194 کتاب الانتباہ لتحقیق عویص مسائل الاکراہ

ترجمہ: جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نئے نبی پہ وحی آتی ہے اس کے کافر ہونے پر اجماع ہے یعنی امت محمدیہ کے تمام مسلمان متفق اور متحد ہیں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں۔

امام نور الدین ملا علی قاری رحمہ اللہ (م:1014ھ) فرماتے ہیں:

دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفْرٌ بِالْإِجْمَاعِ

شرح الفقہ الاکبر ص202

ترجمہ: ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے اس بات پر اجماع ہے یعنی امت محمدیہ کے تمام مسلمان متفق اور متحد ہیں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں۔

مفتی بغداد ابو الثناء شہاب الدین سید محمود بن عبد اللہ المعروف علامہ آلوسی (م:1270ھ) فرماتے ہیں:

وَكَوْنُهُ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ مِمَّا نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ وَصَدَعَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَأَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَيُكَفَّرُ مُدَّعِي خِلَافَهُ وَيُقْتَلُ إِنْ أَصَرَّ

تفسیر روح المعانی آیت ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا "خاتم النّبیین" ہونا ان عقائد میں سے ہے جس پر قرآن وسنت کے واضح دلائل موجود ہیں اور پوری امت کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پہ اجماع ہے یعنی امت محمدیہ کے تمام مسلمان متفق اور متحد ہیں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں۔ جو شخص اس عقیدہ کا منکر ہو تو وہ کافر

ہے ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

پاکستان کی قومی اسمبلی نے آئینی طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دیا:

پاکستان کی بنیاد کلمہ طیبہ پر رکھی گئی اس لیے اس ملک میں کسی طور پر منکرین ختم نبوت کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ جب کبھی بھی منکرین ختم نبوت نے اس ملک کی سلامتی اور اس کی اسلامی حیثیت کو مجروح کرنے کی کوشش کی اور ملک میں قادیانیت کی تبلیغ کر کے عوام کو مرتد بنانے کی کوشش کی تب اسلامیان پاکستان نے ان کے مذموم مقاصد کی ہر پلیٹ فارم پر دلائل کے ساتھ تردید کی ہے کیونکہ ان کے رگ وریشے میں کلمہ طیبہ اپنی حقیقت و معنویت کے ساتھ موجود ہے بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی اس کلمہ کے الفاظ و معانی اور حقیقت میں ردوبدل کر سکے؟ یہاں کے مسلمان غربت، کرپشن، مہنگائی، بے روزگاری اور اقتصادی بحرانوں کو سہہ سکتے ہیں۔ لیکن اسلامی نظریات بالخصوص ناموس رسالت اور ختم نبوت جیسے عظیم الشان اور حساس موضوع پر مداہنت سے کام نہیں لے سکتے۔ حکمت کے نام پر بے حمیتی کا کسی طور پر اظہار نہیں کر سکتے۔ اس دعوے کی ایک دلیل 7 ستمبر 1974ء کا وہ تاریخ ساز فیصلہ ہے جو عوامی طاقت نے جمہوری و سیاسی زبان سے صادر کیا۔ اس کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ:

پاکستان کے سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں 22 مئی 1974ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے کچھ طلبہ معلوماتی و تفریحی سفر کے لیے چناب نگر کے راستے پشاور جا رہے تھے کہ چناب نگر ریلوے سٹیشن پر قادیانیوں نے اپنا کفریہ لٹریچر تقسیم کرنے کی کوشش کی، جس پر طلبہ نے اس

لٹریچر کو لینے سے انکار کیا اور ایمانی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔

طلبہ کا یہ قافلہ 29 مئی کو واپس ہونے لگا تو نشتر آباد اسٹیشن (جو کہ چناب نگر اسٹیشن سے پہلے آتا ہے) پر قادیانی اسٹیشن ماسٹر نے چناب نگر کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر کو بتلایا کہ فلاں بوگی طلبہ کی ہے۔ چنانچہ خلافِ ضابطہ چناب نگر ریلوے سٹیشن پر گاڑی روک لی گئی سینکڑوں مسلح افراد جس میں قادیانیوں کے قصر خلافت کے معتمدین، تعلیم الاسلام کالج کے طلباء، اساتذہ اور بعض قادیانی دکانداروں نے لاٹھیوں سریوں، ہاکیوں، کلہاڑیوں اور برچھیوں کے ساتھ حملہ کر کے 30 نہتے طلبہ کو شدید زخمی دیا۔ قادیانی اپنے ساتھ بازاری فطرت کی تین سو کے قریب عورتیں بھی لائے جب قادیانی غنڈے مسلمان طلبہ کو مارتے تو وہ رقص کرتیں اور تالیاں بجاتیں۔ دریں اثنا نشتر میڈیکل کالج یونین کے صدر ارباب عالم کو اتنے زور سے مارا کہ وہ بے ہوش گئے۔ اِس واقعہ کا پورے ملک میں زبردست ردِ عمل ہوا۔

30 مئی کو لاہور اور دیگر شہروں میں ہڑتال ہوئی۔ 31 مئی کو اس سانحے کی تحقیقات کے لیے صمدانی ٹربیونل کا قیام عمل میں آیا۔ 3 جون کو مجلس عمل کا پہلا اجلاس راولپنڈی میں منعقد ہوا۔ 9 جون کو مجلس عمل کا کنوینئر لاہور میں مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کو مقرر کیا گیا۔ 13 جون کو وزیر اعظم نے نشری تقریر میں بجٹ کے بعد مسئلہ قومی اسمبلی کے سپرد کرنے کا اعلان کیا۔ 14 جون کو ملک گیر ہڑتال ہوئی۔ 16 جون کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا فیصل آباد میں اجلاس ہوا جس میں حضرت بنوری کو امیر منتخب کیا گیا۔ 30 جون کو قومی

اسمبلی میں ایک متفقہ قرارداد پیش ہوئی جس پر غور کے لیے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔ 24 جولائی کو وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ جو قومی اسمبلی کا فیصلہ ہو گا وہ ہمیں منظور ہو گا۔ 5 اگست سے 23 اگست تک وقفوں وقفوں سے مکمل گیارہ دن مرزا ناصر پر قومی اسمبلی میں جرح ہوئی۔

20 اگست کو صمدانی ٹریبونل نے اپنی رپورٹ سانحہ ربوہ کے متعلق وزیر اعلیٰ کو پیش کی۔ 22 اگست کو رپورٹ وزیر اعظم کو پیش کی گئی۔ 24 اگست کو وزیر اعظم نے فیصلہ کے لیے 7 ستمبر کی تاریخ مقرر کی۔ 27، 28 اگست کو لاہوری گروپ پر قومی اسمبلی میں جرح ہوئی۔ یکم ستمبر کو لاہور شاہی مسجد میں ملک گیر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ 5، 6 ستمبر کو اٹارنی جنرل نے قومی اسمبلی میں عمومی بحث کی اور مرزائیوں پر جرح کا خلاصہ پیش کیا۔ 6 ستمبر کو آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت کی راولپنڈی میں وزیر اعظم سے ملاقات کا فیصلہ کیا۔ اس ساری کارروائی میں قومی اسمبلی نے اڑھائی ماہ کے عرصے میں 28 اجلاس بلائے اور 96 گھنٹوں پر مشتمل نشستیں ہوئیں۔

تمام مسالک کی مذہبی و سیاسی قیادت نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اس میں کردار ادا کیا خصوصاً مفکر اسلام مولانا مفتی محمود اور آپ کے رفقاء کار نے قادیانیوں کا لٹریچر جمع کیا، مولانا سید محمد یوسف بنوری، مولانا محمد حیات، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا تاج محمود، مولانا محمد شریف جالندھری جیسے اکابر نے دن رات ایک کر کے قادیانی کے مذہبی و سیاسی عزائم پر مبنی لٹریچر اکٹھا کیا۔ اس محنت میں قادیانیوں کی مذہبی حصے کی ترتیب و تدوین مفتی محمد تقی عثمانی (سابق جسٹس سپریم کورٹ وفاقی شرعی عدالت) نے جبکہ سیاسی حصے کی ترتیب مولانا سمیع الحق

شہید (سابق ممبر سینٹ آف پاکستان) نے اپنے ہاتھوں سے کی۔

7 ستمبر کو قومی اسمبلی میں دستور کی دفعہ 106 میں قادیانی و لاہوری گروپ کو اقلیتوں کی فہرست میں شامل کیا گیا، اور دفعہ 260 میں ایک نئی شق کا اضافہ کیا جس میں یہ طے کیا کہ "ہر فرد جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہو وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے ضمن میں مسلمان نہیں۔" مرکزی وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے بل پیش کیا۔ ان کے بعد مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے اٹھے اور بل کی مکمل تائید کی اور اس اقدام پر وزیر اعظم اور ارکان حزب اقتدار کو خراج تحسین پیش کیا۔ تقریباً پانچ بجے سپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی نے قائد ایوان ذوالفقار علی بھٹو کو اظہار خیال کی دعوت دی۔ بھٹو صاحب نے آدھ گھنٹے کے لگ بھگ تقریر کی اس کے بعد بل کی ووٹنگ کا مرحلہ شروع ہوا۔

مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے 130 ووٹ آئے اور قادیانیوں کی حمایت میں ایک ووٹ بھی نہ آیا۔ چنانچہ قومی اسمبلی نے اتفاق رائے سے یہ بل پاس کیا اور مرزائیوں کو ہمیشہ کے لیے غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ 7 ستمبر 1974ء شام 7:30 بجے سینٹ کا اجلاس ہوا، مرکزی وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے قومی اسمبلی کا منظور شدہ بل سینٹ میں پیش کیا۔

ایوان میں دوبارہ رائے شماری ہوئی۔ قومی اسمبلی کی طرح سینٹ میں بھی سارے ووٹ مرزائیوں کے خلاف آئے اور ایک ووٹ بھی ان کے حق میں نہ آیا۔ بالآخر 7 ستمبر رات 8:00 بجے ریڈیو پاکستان نے یہ خبر نشر کی کہ مرزائیوں کو قومی اسمبلی اور سینٹ نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے۔ یہ

اعلان سننا تھا کہ لوگ خوشی کے مارے سڑکوں پر نکل آئے، ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیں۔ اس فیصلے نے جہاں اہلیان پاکستان کے دینی جذبات کی مکمل ترجمانی کی وہاں پر پوری دنیا کے مسلمانوں میں اسلامیان پاکستان کی قدر کو بھی بڑھا دیا کہ پاکستان کے مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کسی کو ڈاکے ڈالنے کی قطعا اجازت نہیں دے سکتے۔

موجودہ حکومت ملک سے دہشت گردی اور تخریب کاری کو ختم کرنے میں سنجیدہ ہے۔ تو اسے حالات و مشاہدات کے پیش نظر قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنی ہوگی تا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اہلیان وطن کے اسلامی اساسی عقائد کا تحفظ برقرار رہے اور ان کے جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ بھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ختم نبوت اور ختم نبوت کے صدقے ملنے والے وطن کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

جمعرات، 03 ستمبر، 2020ء